

منشور محمدی

93

منشور رسولان ہمدست محتاج بنجام | با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدی |
 منبر مورخہ ۳۳ شہر رمضان المبارک ۱۳۸۵ ہجری روز دوشنبہ جلد
 لا اِلهَ اِلَّا اللّٰہُ | منشوی | محمد رسول اللہ

اللہ کے اسکی کبریائی اک پرچہ ہر امر کنش کا اہل اسلام کے جگر پر نہ توہین جناب سرور دین ستر مسرور کا ہے کاغذ بدلتے ہو دین احمدی کے ہیں انہیں سے اک بڑی جڑ بندیکوٹ رہا بنایا لے حق پوچھو تو شہرے ابوبے سرکار فرنگی بدولت آیا خیال یوں غم کے تائید سے دہشتی یوں کا لکھ دیو جو مصنفانہ	ہے مور کو دعویٰ خدائی بتا شداد کے چسمن کا ہر لفظ ہے اسکا ذوق خیر چھپواتے ہیں انہیں بگائیں مرد مغرور کا ہے کاغذ دو ایک ہیں شہتیاں اس کے کاک اون کا نوک تیرے تار برکتہ رجسلی بچارے اہل اسلام تباہ تھے آزادی دین کی ہر تبار منشور محمدی کا لے چمکانی ہر شے ہر اسنی واصفی کا ہر اک نہ مانہ	کہتے ہیں جناب شیش سنے اور لکھتے رنگے نامشہر وہ شمس شہر ہر تیرت غرو وہ خطیل بزدل شاہنشاہ کافر مان آئین حق سے ہنہ نہ ہر کھلی لگا مال حق باطل عکس منادی بد زبان توہین نہیں ہر دین کا بوجھ ہو چھوٹے ہو کس پر ہے من مہر کی اور دین یوں ہی کام ہو مذور رکھو یہی بانی	مغرب عقدہ جواب ہے انشاء اللہ اے برادر جادو وہ ہر یہ ہر کرات وہ نار ہر باغ غزل تلج احباب کافر مان میزان سر دین اسکو تو لو صورت کے ہے تائین ہر تلاؤ کہ ہر ہر سانی ذات ہر دین کی ہر شرف ہر دین ہر ہر ہر توہین تائین ہر دو ایک ہے ہر کام ہو کلمہ پڑ ہو ہو چکے لڑائی
---	--	--	---

بقیہ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین تو نے اپنے کلام کی حقیقت ہمیں روشن فرمائی منشور محمدی مصنف ہدایت شاہ اول ہودی تھے اور انجیل حلیل کے بطلان کا عقیدہ ان کے ذہن میں تھا سو وہ عقیدہ اب بحقیقت تبدیل ہوا اسکی حقانیت یہی کہ اس میں رحم کے بابتان نسبت تورات و زبور کے بہت ہیں اور عجز و مسکینت کو مقدما اکثر مذکور ہیں اگر انجیل کی حقانیت روشن ہوتی تھی تو تثلیث کے کاہیکو قایل ہوتے تھے اور حضرت عیسیٰ کو خدا کر لئے مانتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ مصنف اسکی روشنی میں نہیں آئے اگر آتے تو کلمہ پڑھنے کیا دیر تھی انجیل حلیل کی حقانیت بمرکت قرآن اہل اسلام پر روشن ہوئی اسکی دلیل یہ کہ دے کسی رسول کو منکر نہیں ہدایت المسلمین تو نے ان ٹھوکر دن کو جو تیرے برگزیدوں کے سدا رہ ہتین اپنے عاجز اور کمزور بندوں کے ماتھے سے اٹھا کر چٹکوا دین منشور محمدی ٹھوکر کچھ پتھر نہیں ہیں جو سدا رہ ہووین اور اوکھو اٹھا کر چٹکوا دین ذرا لغت دیکھ کر کتاب کو صحیح گرد جو برگزیدوں کے سدا رہ تھی سو اوکھو عاجز اور کمزور بندے کس طرح پھینکے ہون گے یہ بات خیال کرنے کی ہے توجید کے سد کو کوئی توڑ کر تثلیث قنبر کیا کہہ سکتا ہے کبھی نہیں ہدایت المسلمین تو نے اپنے فضل سے لوگوں کو دھوکھوں اور مخالطون میں سے نکال لیا کہنا ہدایت المسلمین

۱۰ خیال لیا منشور محمدی بھلا کہو کیا توجید ہو کہ اور مخالطہ ہے کیا تثلیث و شریک واہ یہ بھی کچھ بات ہے کہ توجید کو چھوڑ کر تثلیث میں جانا پھر دھوکھوں اور مخالطون میں سے نکال لیا کہنا ہدایت المسلمین ای رب العالمین ہم تیری منت کرتے ہیں کہ ساری جہان کے گمراہوں پر خصوصاً ہمارے ہندوستانی بھائیوں پر اپنا فضل کر منشور محمدی گمراہ راہ کھوے ہو کہ کہتے ہیں بھلا ایک خدا ماننے والا راہ کھویا ہے یا تین خدا بولنے والا ساری جہان کے لوگ ایک خدا کے قائل ہیں کیا ہندوستانی کیا ان کے سواے مگر ہدایہ المسلمین اور ان کے ہم مشرب حضرت عیسیٰ کو خدا جانتے ہیں اگر کہتے کہ خدا تین ہیں بے بسم فی دربی شکل غرہ تو دوسرا سحالی لازم آتے تھے اور توجید میں تعدد آتا تھا یہ بڑا اچھا ہے کہ بندے کو خدا مانتے ہیں اس سے بڑی گمراہی کون تین خدا ماننا اور ہے بندے کو خدا اور پھر ای رب العالمین کر کے ندا بھی ہو رہی ہے ہدایت المسلمین اگرچہ دے تیرے ہی لئے غیر تمند ہیں اور تیرے ہی حجت کے خیال سے تیرے مقدسوں اور تیرے فرزندوں کا مقابلہ کرتے ہیں پر ای خداوند دے ب نادانی کے بہت یہ کرتے ہیں تو انکی عقل کو درست فرما ان کے دلوں کو تعصب طر فزاری اور غرور کو خال حق لینا اور سبب بازی اور ٹوک کاری ان کے دلوں میں ڈال کر دل کی انگلیں کھودیں تاکہ وہ بھی سمجھ جاویں کہ تو

سچا خدا ہے اور تیرا اکوتا بیانا خدا کا برہ دنیا کے
 پروردگار کو نجات بخشنے والا ہمارا خداوند یسوع مسیح
 سچا اور برحق کامل خدا اور کامل انسان ہی ہے۔
 منہج محمدی غیر تمندی کے لحاظ سے اور نبوت الہی
 کے خیال سے کوئی خدا کے مقدسوں کا مقابلہ نہیں کرتا
 یہ خیال خود نیال ہے پھر تو بے غیرت اور خدا کا دشمن
 ہے وہی مقدسوں کا مقابلہ کرتا ہے چنانچہ یہود حضرت
 عیسیٰ کا مقابلہ کئے اور نصاریٰ سرور عالم کا تیسرے
 مقدسوں اور تیسرے فرزندوں کے فقرے میں اور کا
 لفظ عطف تفسیری ہے جب سب مقدسین خدا کے فرزند
 ہوئے تو فقط حضرت عیسیٰ خدا کے فرزند اور خدا کے
 برے ہونا اور دنیا کے برگزیدوں کو نجات بخشنا
 خداوند ہونا کدھر سے سب تہ یکساں سچ ہو
 پھر فرزند کا لفظ ان کے واسطے اور کسی معنی سے ہی تو
 حضرت عیسیٰ کے واسطے وہ معنی کیوں نہیں لیتے ہو
 حضرت عیسیٰ کی واسطے ایک معنی اور دوسروں کے واسطے
 ایک معنی کیا بات اور مقدسوں کے ساتھ کافر اور
 مقابلہ فقط نادانی سے ہی نہیں ہوتا بلکہ اور تین طور
 سے بھی یعنی کفر نفاتی کفر عبادی کفر مجوسی ہونا
 فقط کفر جعلی پر منحصر کرنا یہ ہی ایک قسم کی نادانی
 نہیں تو کیا ہے الحمد للہ اہل اسلام کفر نے چھوڑ
 اور سب پیغمبروں پر ایمان لائے ہوئے ہیں برخلاف
 یہود کے کہ انکو دو پیغمبروں حضرت عیسیٰ اور مسیح

عالم سے مقابلہ ہے اور برخلاف نصاریٰ کے کہ انکو دو
 انبیاء سے مقابلہ ہے یا اللہ تو ان دونوں کی غلطی کو درست
 فرما اور ان دونوں کو حق و طر فزاری اور غرور کو
 نکال حق پسندی اور رہت بازی اور نیکی کاری ان
 دونوں میں ڈال انکی دلکی انگلیں کھول دے کہ یہودیہ
 عقیدہ کریں کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے سچے رسول اور تمام
 پیغمبروں کے پیشوا ہیں اور نصاریٰ یہ عقیدہ لادیں کہ
 اللہ ایک ہے اسکا شریک کوئی نہیں اور حضرت عیسیٰ
 اسکے بندے ہیں نہ خدا اور مریم کے بیٹے ہیں نہ خدا
 اور اللہ کے بیٹے ہوئے ہیں نہ بچنے والے اور اسکے
 کلمے میں یعنی کلمہ کن سے بنے ہوئے بنائے والے اور روح
 ہیں نہ ابن اللہ آپ کے جسد کے ساتھ روح ہے نہ خدا
 بھلا کہو عقل کی درستی اور دانائی اور حق پسندی اور
 راست بازی اور نیکی کاری ایک خدا ماننے میں ہے یا
 تین خدا ماننے میں اور تعصب و طر فزاری اور غرور تین خدا
 ماننے والوں میں ہوگی یا ایک خدا ماننے والوں میں اللہ
 کی پناہ خدا کو بھی سیکو یہ نہ سمجھاؤ کہ حضرت عیسیٰ خدا کو
 بیٹے ہیں اور برگزیدوں کو نجات دینے والے ہیں اور
 خداوند ہیں بلکہ ہر بندے کو یہ سمجھاؤ کہ اللہ ایک ہوا
 حضرت عیسیٰ اسکے بندے اور رسول اور آخرت میں
 اللہ نے حکم سے سفارش کر نیوالے اور بارگاہ ربانہ
 میں جا کے گناہ کی طرف سے اسکی رہائی کے باب میں
 عرض کر لینے والے نجات بخشنے والا اور خداوند ہی

ایک مبر و بحق اللہ ہے نہ عیسیٰ نجات بخشنے والے نہ موسیٰ
نہ اور کوئی مقرب اسطرح نہ عیسیٰ خداوند موسیٰ نہ اور کوئی مقرب
عقاید میں حقایق چاہئے نہ رواجی باجیت اس میں کس طرح کا
نتیجہ نہیں۔ باقی برآئندہ ؟

بقیہ کلمۃ الحق

اور اسطرح لوقا ۱۰ باب ۱۹ اور یوحنا ۱۴ باب ۱۲ درس میں
بھی ہی پس یہ صفتیں حضرات حواریوں میں موجود تھیں چنانچہ
لوقا ۱۰ باب ۱ اور اعمال ۲ باب ۵ اور ۱۵ اور ۱۶ اور ۱۷
۱۸ اور ۱۹ باب ۲۴ اور ۱۹ باب ۱۲ اور ۲۸ باب ۸ وغیرہ
درسوں میں اسکا ذکر ہے مگر اب عیسائی لوگ مطلقاً
صفت سے خالی ہیں سوائے علماء و رومن کا تہلک کی تمام و
کمال عیسائی جماعتیں اسکا اقرار کرتی ہیں کہ کسی سے مجوزہ
مجوزہ ہو نہیں سکتا اور اب اسکی حاجت بھی نہیں ہو اور
رومن کا تہلک پادریوں کو سب پر اسطنت عیسائی
کرامت کی دوغین صرف لاف زن اور خلاف گو سمجھتے
ہیں چنانچہ رومن تواریخ کلیسا چہارہ مرزا اور ۱۵۶ء
کی جلد ۳ باب ۱ حصہ صفحہ ۶۸ میں لکھا ہے کہ بعد حواریوں
اور ان کے تابعین کے پھر کوئی عیسائی کرامت کا دعویٰ گری
تو غرض جعل و فریب ہی مجوزہ دکھائی دیتی قدرت غامضہ
حوالہ اور ان کے ہمراہیوں پر منحصر تھی اور انکو عہد بد نہیں
ہی کیونکہ صرف اسی عہد میں اولاد کمال ضرورت تھی
مگر اب یہ صفت ظاہری و باطنی طور سے امت محمدی صلعم

۱۲ لئے مخصوص ہے ظاہری مشابہت حضرت عیسیٰ سے جس
مسلمانوں کو ہی ایسی اور کسی فرقہ کو نہیں ہے چنانچہ حضرت
عیسیٰ ہمیشہ وارث ہی رکھتے تھے عیسیٰ اہل اسلام رکھتے ہیں اور
حضرت عیسیٰ کی تمام سریر بال تھے اور گیسو دراز تھے اور
حضرت عیسیٰ قمیص یعنی کرتا اور عبا پہنتے تھے اور عامہ سر
باندھتے تھے اور حضرت عیسیٰ ردا اور ہتی تھے جیسی کہ انبیا
علیہم السلام کا دستور تھا متی ۲۷ باب ۲ اور ۲۸ سلاطین باب
۱۳ و ۱۴ اور خروج ۲۸ باب ۳۴ اور یہ سب مسلمانوں کے
دستور ہی پھر حضرت عیسیٰ نے کبھی شراب اور کوئی حرام چیز
نہیں کھائے اور کسی حواری اعمال ۱۰ باب ۱ پھر حضرت عیسیٰ
عیدون وغیرہ کو مانتی تھے متی ۲۶ باب ۱ اور زیارت
بیت المقدس کی کرتے تھے متی ۲۱ باب ۱۰ اور حضرت عیسیٰ
ختمہ ہوا تھا لوقا ۲ باب ۱ اور حضرت عیسیٰ بی چہری کانٹی
کہاتے تھے متی ۲۶ باب ۱۴ اس سے ظاہر ہے کہ یہ
ہندوستانی لوگ جو عیسائی ہو کر چہری کانٹی سے کہا
اور انگریزی لباس پہننے لگے اور ہونے نہ صرف حضرت عیسیٰ
کی دستور کو حقیر جانا بلکہ اپنے باب واد کی دستور کو بھی
سیہودہ سمجھتے ایسے لائق مذہب ہونے اور حضرت عیسیٰ
سلام علیک کرتے تھے جیسی مسلمان کرتی ہیں یوحنا ۲۰ باب
۱۹ اور حضرت عیسیٰ شریعت کی سب دستورات مندرجہ
تو ریت پر عمل کرتے تھے اور اپنے شاگردوں کو بھی تاک
کرتے تھے۔ باقی آئندہ شہار یہ اخبار پر ہمارے ہیں

چامراج پریس واقع محکمہ بنگلور میں اہتمام سے کارپروازان مطبع ہذا کے چھپا

چاندی کی تولون کی سلامی

آجنگ کبھی نہیں سنا کیا کر چاندی کی تولین بھی ڈالی جا
ہیں مگر ہمارا بڑا صاحب بہادر والی بڑودہ نے جو وقت
اون کے لیا نکاپید ہوا تو چاندی کی تولون کی سلامی

خان حیوا

ناب ہے کہ دیون کی فوج نے مقام خیوا کو فتح کر لیا اور
خان خیوا کو قید کر لیا۔ سوداگروں اور اور باشندگان
کا مال بہت سالت گیا۔ حسن کی محنت پر ہکو و تونق نہیں
اسلمی کہ سفر خیوانا شاید بھی پہنچا بھی ہو گا پھر کیوں کر
جنگ شروع ہو گئی فقط پنجابی جنرل لاہور

حیدر آباد وکن

جنور نواب صاحب بہادر والی حیدر آباد وکن کے محلہ
میں دستور ہے کہ ہر روز گیارہ کو سفند زچ کر کے
کوشتاؤں کا تقیم کیا جاتا ہے ایک روز ایک قصاب
اسی کام کے لئے آیا نواب صاحب بد نے جوابی صغیر
میں اسے دیکھ کر استغفار فرمایا کہ یہ کون ہے خدنگار
نے عالی بیان کیا اسکو اور اسکو ہر ایوں کو بایج یا بیچ
انعام عطا فرمائے اسی اثنا میں ایک فقیر پر نظر پڑ گئی
اوسکے ماتھے میں ایک جانور کا بخور تھا اوس سے دریافت
فرمایا کہ یہ کیا چیز ہے اوسنے عرض کی کہ یہ طائر
چنڈول ہے اور نہایت خوش آواز اور خوش لمحو ہے
فرمایا بیشہ قصابی اس پر محاسن بہتر ہے وہ تو ایک
دفعہ جانور کا کلاٹ ڈالتا ہے اور بخورے میں جانور

ہر وقت نزع کی حالت میں رہتا ہے فقر کو اسی برجمی کے
لحاظ سے کچھ انعام دیا سبحان اللہ جب اس سوال
میں یہ عقل خدا داد ہے تو آئندہ بہت کچھ امید عدل و داد

معافی محصول

جناب محلی القاب نواب صاحب بہادر والی راہپور جو جگہ
لئے کعبہ شریف کو تشریف لیجا نیوالے ہیں اس لئے
گو رمنٹ ہند نے لوکل افسران پر مت بھی مامور نہ کر
اطلاع دی ہے کہ ملازمان نواب صاحب لکھنؤ کا مال و سہا
محصول سے مستثنی کیا گیا فقط +

روم

ایک نیا شخص وزیر اعظم مملکت روم میں مقرر ہوا
جو شاہی خزانہ کی ترقی کی نہایت سعی و کوشش کر رہا
اور اسکا ارادہ ہے کہ شاہی فوج کی جمع بڑہ جائے
محران و مستعدیاں کی تنخواہ گنا کر خزانہ پر ہی کرے اور
اسراف فضول سے آئندہ احتراز کرے اور خود اپنے
تنخواہ جو نوے ہزار فرنگ تھی سترہ فرنگ تک گٹھائی

بقیہ خط مولوی محمد ابوالمنصور

صاحب

اگر کوئی کہے کہ پلوس کی یہ مصلحت ماننا عیسائیوں کو فخر
ہے تو اسے خیال کرنا چاہئے کہ یعقوب کے خط باب ۱۴ میں
لکھا ہے جو کوئی تم میں بیار پڑے تو مجلس قسیم کو
بلاؤ اور وہ خداوند کے نام سے تیل ڈال کے اوسکے لئے
دعا مانگیں انتہی اسکی بابت مارین لو تہرا نی کتاب کے

جلد ۲ میں لکھتے ہیں کہ گو سیدنا امیر یعقوب کا ہولیکن میں بڑا
دیتا ہوں کہ حواری کو نہیں چھینا کہ اپنی طرف سے سیکرنت
دینی حکم شرعی بنا دے یہ منصب صرف حضرت عیسیٰ کا
تھا پس جبکہ یعقوب کا حکم ماننا عیسائیوں کو جائز نہیں تو
پوس کی یہ مصلحت ماننا کیونکہ فرقہ ہوا کیونکہ پوس
تو حواری بھی نہ تھے بلکہ یعقوب ہی نے پوس کو پادری
کیا تھا گھیتو کا ۲ باب ۹ آیت اور یہی تواریخ کلیسا
چھاپ کا کہ صفحہ ۱۱۸۹ عیسوی۔ اس کے سوا یہ
بھی ظاہر ہے کہ کسی پاک جگہ میں جانے وقت وہی جنراڈ
پاس سے ددر کی جلتی ہے جو ناپاک پوس اگر تمیز کریں
تو تمام لباس میں عرف جوتی کو ناپاک کہہ سکتے ہیں
اس سبب کہ صرف یہی گندہ اور ناپاک راہوں وغیرہ
میں جاتی ہے اور جب اسکا گر جاگھر میں پلٹ تک پاؤں
میں جانا جائز ہوا تو پگڑی اور ٹوپی میں کیا ناپاکی بھری
ہے جو دروازہ کے اندر تک سر پر نہ جائے پھر اگر گر جاگھر
کیواسطے پگڑی ناپاک ہے اور جوتی پاک تو جس طرح اس
کے لوگ جوتی کو باہر پھینک کر اندر داخل ہوتے ہیں میں
نہیں دیکھا کہ کوئی جوتی پہنے ہوؤں میں سے اپنی پگڑی
یا ٹوپی باہر چھوڑ کر اندر آتا ہو۔ انجیل میں بھی ثابت
نہیں کہ مسیح کبھی عامہ اوتار کر وعظ کیا ہو کیونکہ یہ دونوں
میں ہرگز عبادت کی وقت سر کھولنے کا دستور نہ تھا چنانچہ
سردار کا بھد اور ہر کاہن بے لباس کہاں تک جس میں
پگڑی ضرور تھی پہل میں اپنے کام پر ہرگز جا نہیں سکتا تھا

اگر حضرت مسیح نے عبادت کی وقت اپنا سر کھول لیا تو ضرور یہ ہوتا
کہ اس بات ہی الزام دیتا مگر اسکا کہنیں اہل میں ذکر نہیں ہے
اور جب بازار میں پادری نکلتا کتابستان میں تو کبھی
انہیں سر کھولے نہیں دیکھا اگر وہ انجیل کی یہی ہوں گے
ہات میں ہوتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان ایٹ
پتھر دن بنے گر جاگھر بنا انجیل سے زیادہ عزت ہے کہ وہاں
اگر ادب کے واسطے سر کھولنا مناسب ہوتا ہے۔ خدا نے
جب حضرت موسیٰ سے حضرت مارون کا لباس بنانے کو
لے فرمایا تب اس میں جتہ اور کلاہ اور عمامہ تو فرمایا مگر جوتی
کا کہنیں ذکر نہیں ہے خروج ۲۸ باب ۴ و ۵ و ۶ و ۷ اور
۳۹ باب ۲۸ اور جب خدا نے حضرت موسیٰ کو جوتی اتارنے
کا حکم کیا تب یہ نہیں کہا کہ اپنا سر بھی نکال کر اور نہ فرشتے
نے شروع کو یہ حکم کیا شروع ۵ باب ۵ اور اس سے
ظاہر ہے کہ گر جاگھر میں جس طرح جوتی پہنے ہوئے آنا خطا ہے
اسی طرح مرد کو سر نکال کر ناجی خطا ہے اور اسی طرح میم کو
کو سر پر ٹوپی رکھ کر عبادت کرنا خطا ہے کیونکہ یہ انکو سر
کھلی رہنے کی برابر ہے جبکہ انجیل میں انہیں سر چھپانے
لئے صاف اور ہننے کا نام بتا دیا گیا ہے۔

لطیف

چونکہ عابد لوگ از روی عقیدت گر جاگھر میں سر کھل
جاتی ہیں اسلئے گمان ہے کہ پگڑی اور ٹوپی راہ کی گندگی
میں آلودہ ہوا اور جوتی بمنزل پگڑی کے پاک رہے اس
سبب سے پگڑی اتارتے اور جوتی پہنے رہتے ہیں

ہاشم پادری صاحب پگڑی اور ٹوپی کی جوتی ہی کی برابر
 قد سمجھتے تاکہ اوتار نہ برٹ مگر افسوس کہ ہریش اور گو
 جری جوتی گر جاگھر میں جائے اور سفید دھوئے دھوئے
 پگڑی کا دامن گزر رہو اس اولیٰ سیمہ کا کون انصاف کرے
 یہ زمانے کا انصاف ہے نقطہ - راقم محمد المنصور تمام
تتمہ جواب شمس الاخبار نمبر
 شمس الاخبار راندرین صورت علی کا نام بایزاد کلہ حب
 کسی مذہب کی خصوصیت نہیں رکھتا نظر بران ہمارے
 دولت میں راجع صاحب کے نام کے ساتھ پادری
 کا لفظ نہایت درجے کی مناسبت پسندیدہ رکھتا ہے
 منشور محمدی جب علی کا نام کسی مذہب کے ساتھ
 خصوصیت نہیں رکھتا ہے تو معلوم ہوا کہ ہر مذہب والا
 رکھ سکتا ہے اور اس میں محوم ہے حالانکہ علم
 شخص کو چاہئے ہے جس کا درجہ خصوصیت کے
 بڑھ کر ہے اس محوم کے ساتھ پادری کی خصوصیت کے
 مناسبت ہی نہیں رہتی لوگ غصھا کرینگے جب علی
 کے ساتھ پادری کی بجائے مولوی چاہئے یا اور کچھ
 سب لوگوں کی دانت کام کرنے سے فقط تمہاری
 دانت کام نہیں آتی تم کو ہماری دانت میں یوں
 ہے جم کینکے ہماری دانت میں یوں ہے دانت
 خاص ہی کچھ دانت ہے شمس الاخبار مستغفر
 صاحب کو کلام ہے کہ انصاف کے ساتھ ان مختصر سے
 تہنوں و جہوں میں غور کر کے ان قسم کی باطنی راز

حاصل کریں اور بس منشور محمدی مستغفر صاحب کا قرآن
 کچھ ایسا تھا کہ کوئی اس کو کی طرح سے دیکھے اور اس دور
 میں انصاف کے ساتھ غور کریں لیکن تمہارے ہندو میں
 اس کو دیکھ لینا اور بات ہے تو حید میں روشنی ہی نہ تھی
 میں وہ روشنی تو مستغفر صاحب کو حاصل ہے مولوی صاحب
 تحصیل حاصل عنین کرتے یہ تمہارا کام ہے اور بس
 شمس الاخبار راقم مجیب منشور محمدی یہ ایسا مجیب
 ہے نام غار و شاید اس قسم کا نام ہی مجیب ہے اور اس
 لوگ مجیب صاحب یا پادری مجیب کا رکھتے ہیں راقم مجیب
 کی جگہ راقم لبث مثلاً یا راقم رولڈ سن لکھنا تھا یا
 مجیب رولڈ سن لکھنا تھا راقم مجیب مہل ہے شمس الاخبار
 انسانی ثبوت پر موقوف نہیں بلکہ وہ اپنے میں آپ کمال
 ثبوت رکھتا ہے منشور محمدی انسانی ثبوت پر موقوف
 نہیں اپنے میں آپ کمال ثبوت رکھتا ہے کہنا بے معنی ہے
 ثبوت کو کمال کیا ہے ثبوت ثبوت ہی ہے بلکہ یہ بولنا
 چاہئے تھا کہ خدا کا دین کامل ہی وہ تکمیل کو نہیں چاہتا
شمس الاخبار مثلاً اس جہان میں دو قسم کی چیزیں
 ہیں ایک خدا کی بنائی ہوئی اور دوسری انسان کی -
 منشور محمدی جہان کے جتنے چیزیں ہیں رب خالق تعالیٰ
 شانہ کی بنائی ہوئی ہیں کوئی چیزیں نہیں ان کی بنائی
 ہوئی نہیں کیونکہ ان ان خالق نہیں ہے مخلوق ہے پس
 لوگوں کے گمراہ اشیاء نہیں کہلاتے بلکہ وہ صورت
 ہیں کہ خدا کی بنائی ہوئی چیزیں کب سے پیدا ہوئی ہیں -

شمس الاخبار اور باوجودیکہ بعض انسان خالق اور مخلوق
کی بنائی ہوئی چیزوں میں فرق نہیں کر سکتے تو بھی وہ
دونوں چیزیں آپ اپنے میں الہی اور انسانی ہو چکا ہوتا
رہتے ہیں منشور محمدی وہ کوئی چیز ہے کہ بعض انسان
خالق کی بنائی ہوئی میں فرق نہیں کر سکتے یہ کہ مذہب
مخلوق تو کچھ بنایا ہے نہیں کہ بعض انسان کو فرق کرنے
کا کام پڑے شاید حضرت عیسیٰ کے معجزوں پر خیال کئے
میں کہ وہ انسانی خلقت ہو اس میں اور خلقت خالق تعالیٰ
شبانہ میں بعض انسان فرق نہیں کر سکتا جیسا
عیسیٰ لوگ مخلوق کو خالق بنا دئے جسے ہم حضرت
عیسیٰ کے معجزات فعل اللہ میں نہ فعل العبد یہ انسانی ہیں
یا الہی ہیں کر کے ابوقت بتا نہ ہوں گے کہ انسان بھی
کچھ بنا دے پھر اپنے میں آپکا الی آخر بے معنی ہے۔
شمس الاخبار یہاں تک کہ خالق کے چیزوں کے
بغیر مخلوق کے چیزان الہیونی بات ہے منشور محمدی
یہاں تک کہ اسہای غایت بے معنی ہے اوپر سے کچھ
رہے نہیں الفاظ مطلب سمجھاتے ہیں یہ لفظ یہاں
کچھ مطلب نہیں معلوم کرتا مخلوق کے چیزان کہ ہیں
کہ خالق کے چیزوں کے بغیر نہیں ہو سکتے کہ کیا صند
کی لکڑی مخلوق کی بنائی ہوئی چیز ہے بلکہ اسکو چھیل
چھال کر ایک ترکیب دینے سے ایک صورت اس میں
خدا تعالیٰ پیدا کر دیا شمس الاخبار چنانچہ مذکور
سوا ب سببات کے قایل ہیں کہ زمین خالق کی بنائی

اور مخلوق کی بنائی ہوئی

ہوئی ہے اور ہر طرح طرح کی صورت عمارتیں
انسانی حضرت منشور محمدی خوبصورت عمارتوں کا
استبانہ کا بنایا ہوا اور اس میں ہر ایک دینے
کی تجویز خدا کی پیدا کی ہوئی اور ہر ترکیب دینے کے اسکی
صورتحا خالق خدا تعالیٰ نقطہ بندے کا کبھی حالانکہ
کب خالق بھی خالق تعالیٰ واللہ خلقکم وما تمولون
ذرا حقیقت پر نظر کرو کیوں سطح پر جاتے ہو طقت اور
صفت اور ایک معنی میں غور کرو شمس الاخبار اس
صورت میں ہر ایک عاقل بشر طبعاً متعجب ترک کر کے نصاف
کرے تو اسکو صاف معلوم ہوگا کہ زمین کے بغیر عمارتیں
کبھی رہ نہیں سکتی منشور محمدی زمین کے بغیر عمارتیں
کبھی رہ نہیں سکتے کیواسطے متعجب ترک کیا ضرور اور نصاف
کرنے کی کیا حاجت اور صاف معلوم ہوئی بابت یہاں
کا ہیکہ وہ کچھ علمی بابت نہیں امرعیانی اور حسی ہے
طفلی مکتب اسکو دیکھ رہا ہے کلام دو خالق دو بنائو
میں کر کر زمین کے بغیر عمارتیں کبھی رہ نہیں سکتی بولنا
ایک ہوائی بات ہر کسی مطلب پر اسکو دلالت نہیں
شمس الاخبار تفصیل اس گفتگو کی یہ ہے کہ وہ مذہب
جو حق ہو نیکا و جوی ہوتا ہے انشا پر دازی اور فصاحت
و بلاغت سے الگ رہ کر آپ اپنا ثبوت دکھلاتا ہے۔
منشور محمدی ہر مذہب کی زبان میں بولا جاتا ہے
زبان انشا پر دازی یعنی تشبیہ اور استعارے اور کہنے کے
سے خالی نہیں اور بلاغت اقتضای مقام کے موافق بات

بات چیت کر کے کر لیتے ہیں وہ کوئی مذہب ہی جو ان
تین باتوں سے الگ رہ کر اپنا ثبوت دکھلاتا ہے تو
شاہ گپ ہے شمس الاخبار پھر اہل اسلام کیون مذہب کے
مذکرے میں ایسے لفظی نکتہ چینی کرتے کہ کتابوں کی کتابوں
اسی جھگڑے میں تصنیف کر ڈالتے ہیں اور بے آن مذہب
انہی ذاتی خاصیت دیکھنی چاہو تو نثار و منشور محمدی
مذہب کا سمجھنا الفاظ سے ہوا کرتا ہے الفاظ کی دلالت
اپنے معنوں پر پوری رہی تو مذہب سمجھ میں آتا ہے نہیں
تو کچھ بکا کچھ ہو جاتا ہے نکتہ چینی کرنے سے عرض یہ کہ
مذہب کو تعلیم و تربیت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ادنیٰ مطلب
اچھے طور سے کرو تمہارے فائدے کے لئے کتابوں
کی کتابیں تصنیف کر ڈالتے ہیں تم کو اپنے استاد کا
احسان ماننا اور ان کو ادب و تہذیب بحال نا ضرور تمہارے
دوست میں تمہارا عیب بتلاتے ہیں کیا برا کرتے ہیں کیا
جھجھکتا اور غصے میں آتے ہوا اہل اسلام کی ذاتی خاصیت
تو یہ ہے اور تہذیب و تہذیب کا رد اہل اسلام کی
کتاب میں اس سے ملو میں پھر ذاتی خاصیت نثار و بولنا
نظر نثار و کوری وار د ہے شمس الاخبار کتابت کور
کے اتنی صفحے میرے پاس ہیں اور میں اس میں فکر و غور کیا
مگر سوائے بد مذہبانی اور نالایق باتوں کے ایک بات
مجھ میں تہذیب اور تہذیب کی نہیں منشور محمدی
بد مذہبانی اور نالایق بات کھلا کھلی ہوا کرتی ہے اسکے بغیر
فکر و غور کی کیا حاجت فکر و غور نہیں کئے فکر و غور کرتے

۴ تو بہ نتیجہ تکمیل حاصل ہوتا کہ وہ بد مذہبانی نہیں ہے بلکہ
بے ایمانی یعنی ایک خدا ماننے کی سزا ہے سزا
گندہ بازار گندہ بازی ہے نہ کیا کوئی شے تو جھگڑا
ہے بولنا یا ارشاد کئے کہنا اسی صفحے کو کیا ہزار صفحے
تم پاؤ گے تو تقصیر کی تیز سہی رہیگی عیاؤں تیز عیا
کفشن عی تیز ہی بھلی شمس الاخبار کیا مذہب الگ
جھگڑا اور بد مذہبانی سکھاتا ہے نہ است اور فروتنی کا نتیجہ
دیتا ہے منشور محمدی مذہب فقط محبت اور فروتنی
کا نتیجہ نہیں دیتا بلکہ جھگڑے کی جگہ جھگڑا اور سخت زبان
کی جگہ سخت زبان اور محبت کی جگہ محبت اور تواضع کی
جگہ تواضع سکھاتا ہے کیونکہ یہ سب چیزان خدا کی
پیدا ہوئی ہیں کسی چیز کو محبت پیدا نہیں کیا کیا تم کو معلوم
ہے تو تواضع مع المتواضعین والتکبر مع المتکبرین
اور کیا تم چاہتے نہیں **ع** درشتی و نرمی ہم درشت
چورگ زن کہ جراح و مرہم نہ است نہ اور کیا تم سمجھتے
البت للہ والبعض للہ پھر بعض کو خالق تعالیٰ کس لئے
پیدا کیا خدا کے دشمنوں کو خوار و ذلیل کرنے کے لئے
شمس الاخبار یقیناً ایسا مذہب جو آدمی کے دل کو
ایک تسلی اور روشنی بلکہ درد مندی اور خالص محبت
نہیں ڈسکتا تو وہ مذہب کا ہی کو ہوا انسان کو بگاڑنا
والا ہوا منشور محمدی انسان کو بگاڑنے والا وہ
مذہب ہوا جو خدا کے دشمنوں کے ساتھ دل میں دشمنی
اور خدا کے دوستوں کے ساتھ دل میں محبت نہیں پیدا

سہ ماہیہ ایک جھوٹی شے کی ہے کہ تو جہاں جاتا ہو سو
 سہ ماہیہ اور بڑی خشکی و زحمت کے لئے مضر ہے۔ عیسائی کو
 خدا اور خدا کا بیٹا مان لے پھر تیرا بیٹا بارہ بنے ہوتا
 پس ایسے مذہب کی روشنی کو دیکھا چاہئے کہ جتنے کا
 اجالا بھی نہیں رکھتا ظلمت کو روشنی ہونا چاہئے نہ
 نام رنگی کا نور ہر شمس الہیہ اور مولوی الطاف حسین
 صاحب نے ان اشعار و اقوال میں تحریف کا ذکر بہت کچھ
 کیا ہے منشور محمدی بہت سچ کیا ہے کچھ جھوٹ نہیں
 کیا ہے چنانچہ تم ہی کہتے ہو کہ عیسائیوں کو لفظی بحث
 میں ڈالنے کی واسطے اسی مسئلے کا ذکر درمیان لے آتی
 ہیں کہ کر کے لاتے ہیں نہیں تو کاہنیکو لاتے شمس الہیہ
 اور پھر قرآن کی نسبت بڑی سن ترانیوں سے اور عاکیا
 ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ آگ ہوئی
 ہے منشور محمدی یہ کہہ کچھ جھوٹ نہیں ہی اس سچ
 دنیا میں کوئی ہو گا جو شخص چاہے دیکھ لے سن ترانی
 جھوٹے معاملوں پر ہوتی ہر شمس الہیہ چونکہ تحریف
 کا مقدمہ ایک ایسا مقدمہ ہے کہ جسکی شرح اور تفصیل
 میں صد ہا کتابیں تصنیف ہوئیں اور ہوتی جاتی
 ہیں تو بھی اہل اسلام عیسائیوں کو لفظی بحث میں
 ڈالنے کی واسطے اسی مسئلے کا ذکر درمیان لے آتے
 ہیں منشور محمدی کو ڈالنا کتابیں تصنیف ہوں تو
 ایسا ثابت سے تحریر اور کچھ نہ ہوگی تحریف ہی رہیگی
 پس لفظی بحث میں ڈالتے ہیں کہنے سے معلوم ہوا کہ

لفظی بحث ہے لفظی بحث ہونا اچھا تھا یا ہونا کیا
 سب تمہاری کتابیں لفظی بحث ہیں یا نہیں جب کا
 بتایا ہوا ہے کہ میں براہو ہے شمس الہیہ اور
 بانی اسلام اور ان کے دین کے ثبوت میں ایک صحیح
 رسالہ بھی تصنیف نہیں کرتے حالانکہ انہیں سب سے پہلے یہ
 لازم ہے کہ قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کریں
 منشور محمدی سرور عالم کا دین متین اور قرآن کریم
 کا الہی ہونا اور سرور عالم کا خدا کے سچے رسول ہونا
 اہل من شمس اور ہمیشہ بننا ہے اثبات اس
 بمراحل دور ہے کہ نہ بیند برون شمس شمس
 چشمہ آفتاب را چہ کنہ و شمس الہیہ اور پھر خود
 کے یہاں سے لفظی بحث کی انکو ضرورت ہی منشور محمدی
 تحریف و دستبرد ہوا کرتی ہے لفظی معنوی اہل کتاب
 کا دین بنے طریق ہونیکے اسباب میں تحریف بھی ایک بڑا
 سبب ہو چھوڑ سکی سد مار کے واسطے اثبات تحریف کی
 ضرورت نہ ہے کہنا کیا بات ہے شمس الہیہ اور پھر
 عجیب غریب لوگ ہیں اپنے فرض کو چھوڑ کر کمی اور لاحق
 باتوں کی طرف مائل ہیں اور تلاش حق سے دور
 منشور محمدی البتہ وہ لوگ عجیب غریب ہیں کہ اللہ
 واحد لا اثنان ولا ثلثہ ولا کثیر کے فرض عقیدے
 کو چھوڑ کر کمی ثلث اور لاحق باتوں کی طرف مائل
 ہیں اور تلاش حق سے دور اسلام اثبات کا کبھی محتاج
 نہیں وہ تو دعویٰ الٰہی ہوتا ہے و بران ہے ہلام مجموعہ ہی

حقایق حقہ اور اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کا پس تجلی
 اثبات فقہ حقہ کی طرف دعوت ہے وہ تو اہل اسلام کا
 بڑا فرض ہے اسکو کب چھوڑے وہ دعوت نکلی ہو ر لاجل
 نہیں داعی الی الخی کو حق کی تلاش کدھر سے اور وہ حق کو
 کہا بلکہ اسکو تلاش حق کے تلاش کریو الوں کی اور حق سے
 زمین پیدا کرنے کی خواہش رکھنے والوں کی ہے۔ باقی
 مطالب دینیہ و دنیویہ و اقوال دینیہ از مسودات
 فاضل المصنفین بارگاہ علم نیری جناب مولانا
 مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَقَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ الْحِجَابُ
 الْحِجَابُ الَّذِي لَمْ يَكُنْ مَعَهُ قُوَّةٌ تَحِيَّةٌ وَالْمَعْنَى فِيهِ أَنْ يَخْتَلِفَ
 مِنَ الْمَخْرُجَاتِ الْبَارَاتِ الدَّالَّةِ عَلَى صِدْقِهِ كِفَايَةً مِمَّنْ
 تَرَكَ التَّعَتُّ وَالْعِنَادَ بِمُشِيدِهِ نَزَّهَ عَنْ طَرِيقِ مَعْرِفَتِ
 مَعْنَى اور تصدیق دعوی پیغمبری کا ظہور معجزات و خوار
 عادات ہی مدعیان نبوت و رسالت کے ہاتھ پر ہے معجزہ
 اومن امر کا نام ہے کہ نظر بطاقت بشریہ وقوع اسکا
 مستحیل عائد ہو اور نظر بقدرت ربانیہ وقوع اسکا حیر
 امکان میں بلکہ اسهل و آسان ہو اور غرض اللہ تعالیٰ
 کی اسکی اظہار سے انبیاء کی ہاتھ پر اسکی تصدیق ہے
 تاکہ بے پروا نہ ہو جاوی کہ لوگ رب العزت کی طرف
 سے واسطہ ہدایت خلق کے مبعوث ہو ہی ہیں اور یہ
 بھی شرط ہی کہ معجزہ مدعی نبوت کا مطابق ہو اسکی
 دعویٰ اور نیز یہ ہی کہ مدعی نبوت تصدیق کری اپنی معجزہ

تقریباً

۸۔ اور کوئی معارضہ اسکا نہ ہو اور تصدیق کے معنی ظہور
 معارضہ کے ہیں یعنی جسکی ہاتھ سے معجزہ ظاہر ہو ہی وہ
 آدمیوں کی اگر انکو اس میں شک ہی اور تصدیق ہی
 نہیں کرتے پس جسکا کام میں کرتا ہوں تم بھی مثل اسکی کر
 لاؤ پس وہ لوگ مثل اسکو لانے سے عاجز ہوں تو معارضہ
 متحقق نہو پس یہ معجزہ کہلا گیا اور یہ معجزہ دلیل
 صدق دعویٰ اور ثبوت نبوت اسکو منظر کا ہی کیونکہ اگر
 وہ مدعی سچا ہوتا تو خداوند عالم اسکو جو سوای خدا
 کے معاونت کو کوئی نہیں کر سکتا اسکو ہاتھ پر ظاہر کرنا
 نہیں تو اغراض فتح لازم آتا ہی کیونکہ اظہار ایسی امر کا وہی
 کاذب کے وقت باعث گمراہی مردم ہی اور یہ امر حکیم
 متعمد ہی اور یہ شبہ ہو کہ جب تصدیق نبوت کے معجزہ
 ہوتے ہو تو چاہے کہ بعد ظہور معجزہ کوئی اسکی کامیاب
 نہ ہے حالانکہ بعض کفار بعد دیکھنے معجزہ کے بھی انکار
 کئے گئے کیونکہ ظہور معجزہ نفس الامر میں دلیل تصدیق نبوت
 ہی اگر کوئی عناد و تصدیق نہ کرے تو واقعیت میں کہ
 خلق نہیں آتا جسے وجود مصنوع نفس الامر میں وجود مانع
 کی دہس ہی ہر رے کے انکار سے یہ لازم نہیں آتا کہ
 مخلوق خالق کے مجود کے دلیل نفس الامر ہی ہو علاوہ
 انیس کوئی شخص معجزہ کے تکذیب اسکو معجزہ ہونے کی
 بہت سے نہیں کرتا بلکہ شیعہ و سحر خیال کر کے تکذیب
 کرتا ہی پس خلاصہ کلام یہ کہ مدار تصدیق انبیاء کا ظہور
 بات حیات محکمہ متضمنہ ہی اور اظہار معجزہ

